مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

کل سے جناب قاضی محمد نذیر صاحب نے اکیسویں پارہ سے درس شروع کیا۔

ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵	۱۱ ماہ ظہور ۱۳۲۶ ھش	۲۳ رمضان المبارک ۱۳۶۶ ھ	۱۱ اگست ۱۹۴۷ء	نمبر ۱۸۹

خطبہ جمعہ

دعائیں کرو دعائیں کرو اور دعائیں کرو

کہ اس سے زیادہ نازک وقت ہماری جماعت پر کبھی نہیں آیا۔

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے

فرمودہ ۸ اگست ۱۹۴۷ء

مرتبہ: چودھری فیض احمد صاحب گجراتی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مولوی سید سرور شاہ صاحب کی وفات کے بعد

مسجدوں کا انتظام

نہایت ہی ناقص ہو گیا ہے۔ اور میں ناظر اعلے اور ناظر تعلیم و تربیت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں تعلیم و تربیت کے محکمہ نے غالباً ایسے آدمی اس کام کے لئے مقرر کئے ہیں۔ جو خود بھی شاید مسجد میں نہیں آتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ گذشتہ ایام میں شام کی اذان اپنے وقت سے بہت پیچھے ہوتی رہی ہے۔ لیکن اس میں تو کوئی حرج نہیں۔ اگر روزہ وقت سے دس منٹ پیچھے کھول لیا جائے۔ لیکن ساتھ ہی یہ ہوا۔ کہ ایک دن

صبح کی اذان

وقت سے بیس منٹ پیچھے دی گئی جبکہ اچھی خاصی روشنی ہو چکی تھی۔ وہ غریب جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اذان ہوئی۔ تو روزہ کھول لیا۔ اور اذان ہوئی۔ تو روزہ رکھ لیا۔ ان سب کے روزے گندے ہو گئے۔ کیونکہ بیس منٹ گذرنے کے بعد روشنی ہو چکی تھی۔ اور جنہوں نے اس وقت سحری کھائی ان کا روزہ کیا باقی رہ گیا۔ پہلے ایک اچھا بھلا آدمی تھا۔ صرف اس لئے کہ ایک موقعہ پر اس نے سامنے سے جواب دے دیا۔ اسے

نکال دیا گیا

بے شک یہ اس کی غلطی تھی۔ کہ جب مسجد کے منتظم نے اسے ایک کام کرنے کے لئے کہا۔ تو اس نے کہہ دیا۔ کہ میں اس وقت نہیں کر سکتا۔ لیکن محض اتنی سی بات پر فوراً سکھا شاہی طریق پر عمل کیا گیا۔ اور بغیر نوٹس دیئے اسے کہہ دیا گیا کہ نکل جاؤ۔ اور اس کی جگہ ایسا آدمی بھرتی کر لیا گیا۔ جو

نماز کی عظمت

کو ہی نہیں سمجھتا۔ اور اذان کے وقت غائب رہتا ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ان کے دلوں میں نماز اور روزہ کی اتنی عظمت نہیں جتنی اپنی بات کے پورا کرنے کی ہے۔ آج جمعہ کا دن تھا اور ایک ایسا اہم کام جسے ہم کسی طرح پیچھے نہیں ڈال سکتے تھے۔ اس میں میں مشغول تھا۔ اور

میرا منشاء

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

تھا کہ ڈیڑھ بجے جمعہ پڑھا دیا جائے میں نے کئی دفعہ بتایا ہے۔ کہ جب مجھے کوئی اہم کام ہو۔ تو مجھے کسی اور بات کی ہوشس نہیں ہوتی۔ ایسے موقعہ پر ضروری ہوتا ہے۔ کہ بار بار نماز کی یاددہانی کرائی جائے۔ مگر اب جو میں جمعہ کے لئے آیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ دو بجکر تیس منٹ ہو چکے ہیں۔ اور

اس کی وجہ

یہ ہے کہ موذن نے سوائے پہلی دفعہ اطلاع کرنے کے مجھے دوبارہ اطلاع ہی نہیں کی۔ حالانکہ پہلے موذن ہر آدھ گھنٹے کے بعد شور مچایا کرتا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ جب اوپر نگران نہ رہیں۔ تو ماتحت یہ سمجھتا ہے۔ کہ پوچھنے والا تو کوئی ہے نہیں۔ مجھے تکلیف اٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔

اس کے بعد میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف

توجہ دلاتا ہوں

کہ موجودہ ایام میں ہماری جماعت ایسے سخت خطرات میں سے گذر رہی ہے۔ کہ اگر تمہیں ان خطرات کا پوری طرح علم ہو اور اگر تمہیں پوری طرح اسکی اہمیت معلوم ہو۔ تو شاید تم میں سے بہت سے کمزور دل لوگوں کی جان نکل جائے۔ لیکن تم کو وہ باتیں معلوم نہیں۔ اس لئے تم اپنی مجلسوں اور گلیوں میں ہنستے کھیلتے نظر آتے ہو۔

تمہاری مثال

بالکل اس بچے کی سی ہے۔ جس کی عمر دو اڑھائی سال کی تھی۔ اور اسکی ماں رات کے وقت مر گئی۔ جب وہ صبح کو اٹھا تو وہ اپنی ماں کے ساتھ چمٹ گیا۔ لوگوں نے جب دروازہ کھولا۔ تو انہوں نے دیکھا کہ بچہ اپنی ماں کے منہ پر تھپڑ مار کر ہنس رہا تھا۔ وہ خیال کر رہا تھا۔ کہ اس کا نہ بولنا مذاق کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ وہ مری پڑی تھی۔ جس قسم کی حالت میں سے اور جس قسم کی بے وقوفی اور نادانی کی کیفیات میں سے وہ بچہ گذر رہا تھا

اسی قسم کی حالت

میں سے تم بھی گذر رہے ہو۔ میں نے دو دن ہوئے۔ جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی تھی۔ اور آج پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ آج بیسویں رمضان کی ہے۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے عقیدہ کی رو سے اعتکاف صبح سے شروع ہو چکا ہے۔ لیکن عام حنفی عقیدہ کے رو سے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی عمل تھا۔ اعتکاف آج شام کو شروع ہوگا۔ جہاں تک

نوجوانوں کا تعلق

ہے۔ جن کو آج کل کام پر لگایا جانا ضروری ہے۔ ان کو میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ

انگریزی قرآن کریم کے متعلق اعلان

انگریزی قرآن کریم معہ دیباچہ طبع ہو کر قادیان میں پہنچ چکا ہوا ہے۔ اور فرمہ شکنی ہو چکی ہے۔ جلد بندی ہونے والی ہے۔ جوں جوں جلد بندی ہوتی جائے گی۔ قرآن کریم انگریزی خریداران کو بھیج دیا جائیگا۔ احباب کے فرداً فرداً خطوط کا جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ احباب کو اطلاعاً عرض ہے۔ (ناظر تالیف و تصنیف)

اس دفعہ اعتکاف نہ بیٹھیں۔ ان کا اعتکاف نہ بیٹھنا زیادہ ثواب کا موجب ہوگا بہ نسبت اعتکاف بیٹھنے کے۔ ایک دفعہ جہاد کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ آج روزہ دار روزہ داروں سے بے روز بڑھ گئے ہیں۔ کیونکہ بے روز تو میدانِ جہاد میں پہنچتے ہی کام کرنے لگ گئے۔ اور روزہ دار لیٹ کر ہانپنے لگے۔ آج کل پہرے کے دن اور ادھر ادھر گھومنے کے ایام ہیں۔ اس لئے ان دنوں نوجوانوں کا اور نوجوانوں کی طرح کام کر سکنے والوں کا اعتکاف نہ بیٹھنا بہ نسبت اعتکاف بیٹھنے کے

زیادہ ثواب کا موجب

ہے۔ پس ایسے لوگوں کو جن کی سلسلہ کو ہنگامی کاموں کے لئے ضرورت ہے۔ اعتکاف نہ بیٹھنا چاہیئے۔ اگر وہ اعتکاف بیٹھیں گے تو یہ ان کی نیکی نہ ہوگی۔ بلکہ ان کے

نفس کا دھوکہ

ہوگا۔ لیکن جو لوگ اس عمر کے نہیں۔ اور نوجوانوں کی طرح پہرہ وغیرہ کا کام نہیں کر سکتے۔ ان سے میں کہتا ہوں۔ کہ وہ جتنے زیادہ اعتکاف میں بیٹھ سکیں۔ اتنے ہی زیادہ بیٹھ جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور اتنی دعائیں کریں۔

اتنی دعائیں کریں

کہ جیسے محاورہ میں کہتے ہیں کہ ان کے ناک رگڑے جائیں اور ان کے ماتھے گھس جائیں۔ تمہیں چاہیئے کہ آج

یونس علیہ السلام نبی کی قوم

کی طرح تمہارے بچے اور تمہاری عورتیں تمہارے نوجوان اور تمہارے بوڑھے سب کے سب خدا تعالےٰ کے سامنے روئیں۔ تا کہ خدا تعالےٰ ہماری جماعت کو

تباہی سے بچالے

اور اپنے فضل سے ہماری دستگیری کرے۔ دنیا میں ہر شخص کا کوئی نہ کوئی سفارش کرنے والا موجود ہے۔ کسی کی تجارتیں اسکی سفارشیں کر رہی ہیں۔ کسی کے بنک اس کی سفارش کر رہے ہیں۔ کسی کے اعداد و شمار اسکی سفارش کر رہے ہیں۔ کسی کے سپاہی اس کی سفارش کر رہے ہیں۔ لیکن اگر کوئی جماعت دنیا میں زندہ رہنے کی مستحق ہے۔ اور اگر کوئی جماعت دنیا میں

پر امن کام

کر رہی ہے۔ تو وہ تمہاری جماعت ہے۔ مگر تمہاری پشت پر کوئی نہیں۔ جو

تمہاری سفارش

کرنے والا ہو سوائے خدا تعالےٰ کی ذات کے۔ اس لئے اگر ہم اپنی دعاؤں اور گریہ وزاری سے خدا تعالےٰ کے فضل کو کھینچ لیں۔ تو یقیناً دنیا کی

بڑی سے بڑی طاقت

بھی ہمارے حقوق کو تلف نہیں کر سکتی۔ لیکن اگر ہم خدا تعالےٰ کے فضل کو نہ کھینچ سکیں۔ تو ہم سے زیادہ بے یار و مددگار دنیا میں اور کوئی نہیں ہوگا۔

محض عقلی دلائل

پر انحصار رکھنا۔ نادانی اور حماقت ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عقلی طور پر ہماری بات معقول ہے۔ اس لئے ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ ہماری بات مانی جائے گی۔ لیکن اس دھینگا مشتی کے زمانہ میں عقل کو کون پوچھتا ہے۔ اگر لوگ عقل کو پوچھتے۔ تو آج خدا اور اس کا رسول

بیکسی کی حالت

میں کیوں ہوتے۔ اور اگر لوگ عقل کی بات کو پوچھتے۔ تو آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت کی جگہ مشرکوں کی حکومت کیوں ہوتی۔ تمہاری تائید میں جو دلائل ہیں۔ ان سے بہت زیادہ دلائل قرآن کریم اور خدا تعالیٰ کی تائید میں ہیں۔ اسی طرح تمہارے تائیدی دلائل سے

بہت زیادہ دلائل

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تائید میں ہیں۔ لیکن آج عقل کو کوئی نہیں پوچھتا۔ آج لوگ لٹھ کو دیکھتے ہیں۔ اور لٹھ تمہارے ہاتھ میں نہیں۔ بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے تم خدا تعالیٰ سے

دعائیں کرو

خدا تعالیٰ اگر آج بھی چاہے۔ تو وہ آسمان سے صرف ایک کُن کہہ کر ساری دنیا کے نقشوں کو بدل سکتا ہے۔ اس لئے ہر شخص دعاؤں میں مشغول ہو جائے۔ خصوصاً پہلے ایک دو دن ایسے ہیں جن میں

دعاؤں کی زیادہ ضرورت

ہے۔ آج یا کل یا حد سے حد پرسوں کا دن ایسا ہوگا۔ جس میں یہ فیصلے ہو جائیں گے۔ اور خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ ماضی میں تغیر نہیں کیا کرتا۔ بلکہ مستقبل میں تغیر کرتا ہے

ماضی کے متعلق

تو وہ کہتا ہے کہ جدوجہد کرو۔ اور پھر ہم سے مدد طلب کرو۔ اور آنے والی چیزیں کے بدلنے میں

خدا تعالےٰ کا قانون

جو وقت چاہتا ہے وہ ضرور لگتا ہے پس خدا جانے اس پر کتنا وقت لگے اور کتنی تکلیفوں میں سے ہمیں گزرنا پڑے۔ لیکن ہمیں اپنی تکلیفوں کا بھی اتنا احساس نہیں۔ جتنا سلسلہ کی تکالیف کا احساس ہے۔ اگر ہماری زندگیوں کا ہی سوال ہوتا۔ تو ہم میں سے بہت سے اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی جانیں پیش کر دیتے۔ اور کہتے کہ ہماری جانیں اس غرض کے لئے حاضر ہیں۔ لیکن یہاں جانوں کا سوال نہیں۔ بلکہ

سلسلہ کی عزت

کا سوال ہے۔ میں نے اس دفعہ مصلحتاً عورتوں کو اعتکاف بیٹھنے سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ ہم ہنگامی کاموں میں بہت زیادہ مصروف ہونے کی وجہ سے ان کی حفاظت کا صحیح طور پر انتظام نہیں کر سکتے۔ لیکن مردوں میں سے جو بڑی عمر کے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اگر ہو سکے تو وہ

ساری ساری رات جاگیں

اور خدا تعالےٰ کے حضور گریہ وزاری کریں۔ اکیلے بھی اور مشترکہ طور پر بھی۔ اسی طرح عورتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ گھروں میں بیٹھ کر دعائیں کریں۔ اور اتنی تضرع اور گریہ وزاری سے دعائیں کریں۔ کہ

خدا تعالےٰ کا عرش ہل جائے

بلکہ یونس نبی کی قوم کی طرح اگر وہ اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھوکا رکھ کر انہیں بھی دعاؤں میں شامل کر لیں تو یہ بھی کوئی بڑی قربانی نہیں ہوگی

ہمارے خدا میں

سب طاقتیں ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہوگا۔ آخر سلسلہ کیلئے بہتر ہوگا۔ لیکن آخر سلسلہ کے بہتر ہوگا اور اب بہتر ہو جانے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ آخر میں تو ضرور ایسا ہوگا۔ کہ ہمارے سلسلہ کو کامیابی حاصل ہو۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ ہماری غفلت اور کوتاہیوں کی وجہ سے درمیانی عرصہ میں

ہزاروں جانوں کو دکھ

برداشت کرنا پڑے۔ ہزاروں عزتوں کو برباد کرنا پڑے۔ اور ہزاروں نوجوانوں کو قربان ہونا پڑے

پس دعائیں کرو دعائیں کرو اور دعائیں کرو۔ کیونکہ اس سے زیادہ دنیوی طور پر نازک وقت ہماری جماعت پر کبھی نہیں آیا۔ خدا ہی ہے جو اس گھڑی کو ٹلا دے اور اپنے فضل سے ایسے رستے پیدا کر دے۔ کہ جن سے جلد سے جلد ہماری کامیابی کی صورتیں پیدا ہونے لگ جائیں*

---

۱۱ اگست کو خصوصیت کے ساتھ دعائیں کی جائیں

قادیان ۱۰ اگست۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کل مورخہ ۱۱ اگست کو خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی حضور نے فرمایا۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے الہاماً خبر دی تھی۔ کہ ۱۱ اگست یا ۱۲ اگست کو ایک اہم واقعہ ہونے والا ہے۔ (یہ الہام ۲۱ جون ۱۹۴۷ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے) چونکہ انگریزی تاریخ ۱۲ بجے رات کے بعد بدلتی ہے۔ اس لئے گیارہ اگست کی تاریخ آج رات کے ۱۲ بجے شروع ہوگی۔ اور کل رات کے ۱۲ بجے تک رہے گی۔ گویا دعائیں کرنے کے لئے ابھی ۲۴ گھنٹے باقی ہیں۔ پس احباب کو اس عرصہ میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ اگر وہ واقعہ ابھی نہیں ہوا بلکہ ہونے والا ہے تو اللہ تعالےٰ اسے ہمارے لئے مبارک کرے حضور نے فرمایا یاد رکھو! خدا تعالےٰ کی تقدیریں بھی دعاؤں سے بدل جایا کرتی ہیں۔ پس دعائیں کرو کہ اگر وہ واقعہ نیک ہے تو نیک ہی رہے۔ اور اگر بد ہے تو خدا تعالےٰ اس کی بدی کو ہمارے لئے نیکی میں بدل دے۔ اور کوئی پہلو اس واقعہ کا ایسا نہ ہو جو سلسلہ کے لئے مضر ہو (آمین)

پھر آرہی ہے میرے گوش میں اذانِ بلال

فغانِ مرغِ چمن میں ہے جھنکارِ عشقِ بلال — گلوں کے عارضِ رنگیں میں ہے اسی کا جمال
جہاں کا نور نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے — فریبِ گردشِ گردوں ہے فرقِ بدر و ہلال
ہر ایک لمحہ نیا سا ہے پر حقیقت میں — وہی ہے مشرق و مغرب وہی جنوب و شمال
روانہ ہوتا ہے پھر کاروانِ اہلِ صفا — پھر آرہی ہے میرے گوش میں اذانِ بلال

تنویر

سات سالہ پروگرام — تبلیغ

(۱) مجالس میں تبلیغی سیکرٹری مقرر کئے جائیں۔ جو خدام کو تبلیغ کی طرف متوجہ رکھیں۔ اور انہیں تحریک کریں۔ کہ وہ تبلیغ کے لئے کچھ نہ کچھ وقت دیا کریں*

(۲) تبلیغ کرنے والوں سے دریافت کیا جائے۔ کہ وہ رشتہ داروں میں تبلیغ کرنا چاہتے ہیں یا دوسرے لوگوں میں اس دوسری صورت میں معلوم کیا جائے۔ کہ انہیں ہندوؤں میں تبلیغ کا شوق ہے یا سکھوں میں یا یہودیوں میں یا عیسائیوں میں اور ہر گروہ کو اس کے مناسب حال معلومات بہم پہنچائی جائیں اور دلائل وغیرہ نوٹ کروا دیئے جائیں۔

(۳) جو نوجوان تبلیغ کے لئے جائیں۔ ان پر جس قسم کے اعتراضات ہوں خواہ وہ معقول ہوں یا غیر معقول۔ منطقی ہوں یا جاہلانہ ان کو تبلیغی رجسٹروں میں درج کیا جائے۔

(۴) مرکز ان اعتراضات کے جوابات شائع کرنے کا انتظام کرے۔

(۵) یہ کام اس طریق پر کیا جائے کہ ہر مضمون کے متعلق پاکٹ بکیں بن جائیں اور لوگوں کے مطابق یہ حصہ کو مضمون کی تخصیص ہو جائے۔ اور اس بات کا علم ہو سکتا ہے کہ آجکل دشمن کس پہلو سے حملہ کرنا چاہتا ہے۔

اجتماع میں پیش ہونے والی رپورٹ میں قائدین کی طرف سے اس امر کی وضاحت ہونی چاہیئے کہ سات سالہ پروگرام پر عمل کے

اسلامی تعلیم پر دوسرے مذاہب والوں کا رشک

آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرما دیا تھا ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین۔ کہ جن لوگوں نے (اس کا) یعنی اسلام کا انکار کیا ہے۔ وہ بسا اوقات اس بات کی خواہش کریں گے۔ کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔ ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ ایک پیشگوئی ہے جو کئی مرتبہ پوری ہو کر اسلام۔ بانیٔ اسلام اور قرآن کریم کی صداقت ثابت کر چکی ہے۔ کر رہی ہے۔ اور رہتی دنیا تک اسلام کی سچائی ثابت کرتی رہیگی۔ اور جب جب اسلامی شریعت کی برتری ظاہر ہوگی۔ غیر مذاہب کے ماننے والے اس آرزو کا اظہار کر کے اسلام کی صداقت کا ثبوت بہم پہنچاتے رہیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک یہودی نے کہا۔ کہ قرآن مجید میں ایک آیت ہے۔ اگر وہ ہماری کتاب میں اترتی۔ تو ہم اس دن عید مناتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ کونسی آیت ہے؟ اس یہودی نے جواب دیا۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینًا۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ وہ دن تو ہمارے لئے دو عیدوں کا دن تھا۔ یعنی جمعہ اور عرفہ کا دن تھا۔ اور یہ دونوں دن مسلمانوں کے نزدیک خوشی کے دن ہیں۔

اسی طرح ایک اور یہودی نے کہا کہ آپ کی شریعت میں یہ بات دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ انسانی زندگی کا کوئی حصہ نہیں۔ جس پر اس شریعت نے روشنی نہ ڈالی ہو۔ اسی زمانہ میں بھی۔ طلاق کا مسئلہ۔ تعدد ازدواج کا مسئلہ۔ پردہ کی تعلیم۔ حرمت شراب کا مسئلہ۔ ورثہ کا مسئلہ۔ حقوق والدین۔ حقوق العباد۔ حاکم اور محکوم کے تعلقات۔ آقا اور غلام کے تعلقات وغیرہ اور ایسے ہی اور بہت سے مسائل ہیں۔ جن پر دنیا رشک کر رہی ہے۔ جب ایک ہندو پردہ نہ کرنے کی خرابیوں کو دیکھتا ہے۔ تو وہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے ہاں بھی پردہ کا حکم ہوتا۔ جب امریکہ والے شراب کو روکنے میں ناکام ہوتے ہیں۔ تو ان کے دل میں ضرور خیال آتا ہے۔ اے کاش ہمارے مذہب میں بندش شراب کی تعلیم ہوتی۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ہندوستان کی لیجسلیٹو اسمبلی کے ایک ہندو ممبر نے صغر سنی کی شادی کے متعلق مسودہ قانون پیش کیا تھا۔ اس نے دوران تقریر میں کہا۔ میں بڑی حسرت سے دیکھتا ہوں۔ کہ جس طرح اسلام نے شادی کا قانون بنا کر مسلم قوم کو محفوظ کر دیا ہے۔ ویسا قانون ہمارے ہاں کوئی نہیں۔

(تفسیر کبیر جلد ۳)

غرضیکہ یہ بتلایا گیا تھا۔ کہ مختلف مسائل پر ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی۔ کہ کاش یہ مسئلہ بھی ہمارے ہاں ہوتا۔

۲۶ر فروری ۱۹۴۵ء کو احمدیہ ہوسٹل واقعہ ۲۲ ڈیوس روڈ لاہور میں احمدیہ کالیجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ نے اسلام کے اقتصادی نظام کے موضوع پر ایک پر از معلومات تقریر فرمائی۔ اس تقریر کی صدارت مسٹر رام چند مچندہ صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور نے کی۔ تقریر کے خاتمہ پر صاحب صدر نے جو تقریر کی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے علم سے بہت متاثر ہیں۔ اور یہ کہ جس اسلام کو آپ پیش کرتے ہیں۔ وہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو اس قابل ہے۔ کہ دنیا اس کی خوبیوں کا اقرار کرے۔ اور اسے اپنائے۔ چنانچہ صاحب صدر نے حاضرین (جن میں پروفیسر۔ وکلاء اور دیگر اہل علم لوگ تھے) کو مخاطب کر کے کہا کہ:-

"میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسی قیمتی تقریر سننے کا موقعہ ملا۔ اور مجھے اس بات سے خوشی ہے۔ کہ تحریک احمدیت ترقی کر رہی ہے۔ اور نمایاں ترقی کر رہی ہے۔ جو تقریر اس وقت آپ نے سنی ہے۔ اس کے اندر نہایت قیمتی اور نئی نئی باتیں حضرت امام جماعت احمدیہ نے بیان فرمائی ہیں۔ مجھے اس تقریر سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں نے بھی ان قیمتی معلومات سے فائدہ اٹھایا ہوگا۔ .... جماعت احمدیہ کے بہت سے معزز دوستوں سے مجھے تبادلۂ خیالات کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ یہ جماعت اسلام کی وہ تفسیر کرتی ہے۔ جو اس ملک کے لئے نہایت مفید ہے۔ پہلے تو میں سمجھتا تھا۔ اور یہ میری غلطی تھی۔ کہ اسلام اپنے قوانین میں صرف مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے۔ غیر مسلموں کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا۔ مگر آج حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا۔ کہ اسلام تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔ اور مجھے یہ سنکر بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں غیر مسلم دوستوں سے کہوں گا۔ کہ اس قسم کے اسلام کی عزت و احترام کرنے میں آپ لوگوں کو کیا عذر ہے۔ .... آپ لوگوں نے جس سنجیدگی اور سکون سے اڑھائی گھنٹہ تک حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر کو سنا اگر کوئی یورپین اس بات کو دیکھتا تو حیران ہوتا کہ ہندوستان نے اتنی ترقی کرلی ہے۔ جہاں میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے سکون کے ساتھ تقریر کو سنا۔ وہاں میں اپنی طرف سے اور آپ سب لوگوں کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا بار بار اور لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے اپنی نہایت ہی قیمتی معلومات سے پر تقریر سے ہمیں مستفید فرمایا۔"

اس صدارتی تقریر کا ایک ایک لفظ مندرجہ بالا قرآنی پیشگوئی کی صداقت ثابت کر رہا ہے۔ حال ہی میں ریاست ٹراونکور میں مذاہب کا ایک جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت ایک مشہور ہندو لیڈر نے کی۔ جماعت احمدیہ کرناگی پلی کے فنانشل سیکرٹری ایم۔ اے صالح کو دعوت دی گئی کہ وہ اسلام کی نمائندگی کریں۔ انہوں نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ جس کا پبلک پر اتنا اثر ہوا۔ کہ صدر صاحب نے فرمایا کہ:-

"پہلے میرا خیال تھا۔ کہ مذہب اسلام صرف کچھ ملائیت اور کچھ پاگلانہ خیالات اور جھگڑے و فساد کا مجموعہ ہے۔ آج مسٹر صالح صاحب نے جو کچھ اسلام کے متعلق کہا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ باتیں لیکچرار نے اپنی طرف سے بنائی ہیں۔ یا مسلمانوں کے قرآن میں موجود ہیں۔ اگر یہ سب کچھ اسلامی تعلیم ہو۔ تو پھر ہمیں ایک ایسا مذہب قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں تو اثنائے تقریر میں مسلمانوں کے مدینہ کی مسجد نبویؐ میں پہنچ گیا تھا۔ اور مجھے یہ محسوس ہوا۔ کہ میرے سفید بالوں سے بھرے ہوئے سر پر مسلمانوں کی ٹوپی آکر گر رہی ہے۔ ہمیں مسٹر صالح سے ڈرنا چاہیئے۔ اور مجھے یہ ڈر ہے۔ کہ ایسی تقریر سن کر میری قوم یعنی (ہندو) کہیں کم نہ ہو جائے۔ میں Nayar Society کے پریذیڈنٹ کی حیثیت سے آج مسٹر صالح صاحب کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ ہمیشہ ہماری میٹنگوں میں آکر لیکچر دیا کریں۔ مجھے اسلام کے متعلق کوئی واقفیت نہیں تھی۔ اب تو میں آدھا مسلمان ہو چکا ہوں۔"

جو کچھ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ اس سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اسلامی تعلیم کی برتری کا ہر زمانہ میں اعتراف ہوتا رہا ہے۔ ہو رہا ہے۔ اور ہوتا رہے گا۔ وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ابھی تک اکثر لوگ ایسے ہیں جن تک اسلام کی تعلیم اور اسکی خوبیاں نہیں پہنچیں۔ اگر مسلمان اس جہت میں کوشش جاری رکھتے۔ تو آج ساری دنیا میں اسلام ہی اسلام ہوتا۔ مسلمانوں کو کہا گیا تھا۔ کہ ان میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے۔ جو تحقیق کا کام کرے۔ اور دین میں سمجھ پیدا کرے۔ اور تعلیم سے فارغ ہو کر اسلام کی تعلیم کو کھول کھول کر لوگوں کے سامنے پیش کرے۔ اور اشاعت اسلام کا کام کرے۔ اگر مسلمان اس جہت سے غفلت نہ برتتے۔ تو آج حصول پاکستان کے لئے اس قدر خون خرابے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ اگر مسلمان اب بھی اس ارشاد خداوندی پر عمل شروع کر دیں۔ تو بغیر کسی جھگڑے اور فساد کے اور بغیر کسی قسم کا نقصان اٹھانے کے ساری کی ساری دنیا پاکستان بن سکتی ہے۔

ملک فضل کریم خاں صدر جماعت احمدیہ
حلقہ محمد نگر میو روڈ لاہور

مسلمانوں کی بدحالی و بیچارگی کا واحد علاج

(از خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی)

(۲)

قوموں کی حیات میں قوت عمل کو بہت بڑا دخل ہے۔ جس قوم سے قوت عمل چھینی جائے۔ اس کی ہلاکت میں کسے شبہ ہو سکتا ہے

پھر جو قوم اپنے نصب العین کو بھول کر دیگر مشاغل میں لگ جائے۔ اس کا مستقبل کیوں تاریک نہ ہو۔ دور حاضرہ میں مسلمانوں کی کشتیٔ حیات اسی لئے تو حوادثات زمانہ کا شکار ہو رہی ہے کہ انہوں نے شریعت غراء کے زریں اصولوں اور نبیٔ پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو ترک کر دیا ہے۔ اور اُن کی بدقسمتی کا یہ عالم ہے۔ کہ نہ تو ان کا کوئی مرکز ہے نہ ہی کوئی حقیقی نظام جس کے مطابق یہ اپنی زندگیوں کو اسلام کے لئے مفید بنا سکیں حتیٰ کہ اُن کی حالت تو ایسی ہے

"جیسے کوئی بیمار عالم نزع اور نفس شماری میں ہو۔ جس کو آس پاس کے ایک دم کا مہمان جانتے ہوں۔ مگر وہ اپنی صحت یابی کا یقین کر کے مطمئن ہو۔ ایک فرد کا ذکر کیا تمام قوم اس وقت تباہی کے جہاز میں سوار ہے۔ سمندر کی موجوں نے اس کو گھیر لیا ہے۔ ایسے وقت میں تمام امیدیں منقطع ہیں" (رودادِ جلسہ مظہر الاسلام دہلی صفحہ ۔۔)

اور بقول اخبار "اہل حدیث امرتسر ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء"

"مسلمانوں کی بدنصیبیاں بے شمار ہیں۔ لیکن اس سے بڑی بدنصیبی کوئی نہیں۔ کہ انہوں نے اپنے لئے کوئی نصب العین مقرر نہیں کیا۔ انہیں معلوم نہیں کہ کدھر جا رہے ہیں۔ ان کی مثال بھیڑوں کے اس گلے کی ہے۔ جو گلہ بان کے بغیر ہی چل پڑا ہے۔ اور نہیں جانتا۔ کہ چراگاہ کی طرف جا رہا ہے یا غار ہلاکت کی طرف ..... آج مسلمانوں کی جو حالت ہے سب کے سامنے ہے۔ یہ حالت اس درجہ ابتر اور پست ہے۔ کہ حساس و شریف آدمی کی شرم سے گردن جھک جاتی ہے۔ یہ حالت تو ایسی ہے۔ جس میں بنی اسرائیل کو کہا گیا تھا۔ کہ اپنے آپ کو مار ڈالو۔ کہ موت تمہارے لئے بہتر ہے"

اس قسم کی ہلاکت خیز حالت کے ہوتے ہوئے پھر سمجھ نہیں آتا۔ کہ مسلمان کیوں خواب غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ اور کیوں اس آواز پر لبیک نہیں کہتے۔ جو اُن کی قسمت کو چار چاند لگانے اور دنیا میں ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے کے لئے بلند کی گئی ہے۔

یوں تو امام موعودؑ کی آمد کا احساس نہایت شد و مد سے مسلمانوں کے دلوں میں پایا جاتا تھا۔ اور وہ صدیوں سے اس امر کے منتظر تھے کہ کب امام صادق کا ظہور ہوتا ہے۔ اور قوم مسلم کے بخت جاگ اٹھتے ہیں۔ لیکن فی زمانہ یہ احساس اور بھی بڑھ گیا۔ جب کہ مسلمان آئے دن مصائب و آلام کا شکار رہنے لگے۔ روحانیت مفقود ہونے لگی۔ اور علمائے مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کے راستہ میں بجائے ممد و معاون بننے کے ایک روک بن گئے۔ ان کے اخلاق و اطوار اسلام کے لئے موجب ننگ و عار قرار دیئے جانے لگے۔

ایسے آڑے وقت میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی شب و روز کی چیخ و پکار کو سنا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ مسلمان اس پر سجدات شکر بجا لاتے۔ مگر حیرت ہے کہ انہوں نے اس نعمت روحانیہ کی وہ قدر نہ کی جو کرنی چاہیئے تھی۔ لاکھوں انسانوں نے خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل کی غلامی میں آنے سے انکار کر دیا۔ اور علم و فضل کے مدعیوں نے اس سے نہ صرف رو گردانی کی۔ بلکہ دوسروں کو بھی جادۂ مستقیم پر آنے سے روکا۔ اور مصلح ربانی کے مشن کو ناکام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی تک زور لگایا۔ اس پر برگزیدہ مسیح موعودؑ نے قوم مسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

"اے میری پیاری قوم! اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ یہ تیرا گمان صحیح نہیں ہے۔ کہ اس صدی کے سر پر آسمان و زمین کے خدا نے کوئی مجدد اپنی طرف سے نہ بھیجا۔ بلکہ کافر اور دجال بھیجا تا زمین میں فساد پھیلائے اے قوم! اپنی علیہ السلام کی پیشگوئی کا کچھ لحاظ کر اور خدا تعالیٰ سے ڈر اور رحمت کو رد مت کر۔

غافل مشو گر عاقلی دریاب گر صاحبدلی
شاید کہ نتوان یافتن دیگر چنیں ایام را"

مسلمانوں بھائیو! اگر تم چاہتے ہو۔ کہ غفلت کے پردے چاک ہو جائیں۔ نحوست کے بادل چھٹ جائیں۔ ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھنا نہ پڑے۔ دنیا کی دوسری قوموں کے مقابل تم ایک معزز قوم قرار دیئے جاؤ۔ اور فتح و کامرانی کا سہرا تمہارے سر رہے۔ تمہارے مقابل آنے والی طاقتیں مسل کر رکھ دی جائیں۔ غرض وہی زمانہ آ جائے۔ جس میں مسلمان ہر لحاظ سے خوش و خرم تھا۔ وہ خدا کا تھا اور خدا اس کا تو اس کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ تم اپنے اندر وہ ایمانی جذبہ پیدا کرو۔ کہ جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اندر تھا اور وہ کارنامے نمایاں کر کے دکھاؤ۔ جو اسلاف نے کر کے دکھائے مگر یاد رکھو! یہ چیز تم میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ تم اس روحانی نظام کے ساتھ اپنے تئیں وابستہ نہیں کر لیتے جو موجودہ زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے۔

اور یہ اسی نظام کی برکتیں ہیں۔ کہ آج جماعت احمدیہ کے بیسیوں مبلغین اکناف عالم میں اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف ہیں۔ اور ان کے ذریعہ ہزاروں سعید روحوں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی سعادت حاصل ہو چکی اور ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کر رکھا ہے۔ کہ اب خادمان احمدیت کے ہاتھوں ہی باطل سرنگوں ہو۔ اور کفر کے گھر میں صف ماتم بچھ جائے جماعت احمدیہ ہی تو وہ حقانی جماعت ہے۔ جس نے روحانی دنیا میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے۔ اسی جماعت کے ذریعہ لاکھوں روحانی مردے زندہ ہونگے۔ پس ہم نہایت درد دل کے ساتھ مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ خدارا غفلت سے کام نہ لیں بلکہ وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے جلد سے جلد سلسلہ حقہ میں شامل ہو جائیں تا مستقبل قریب میں ہی اسلام کا نظام مرکزیت ساری دنیا پر چھا جائے۔ اور حقیقی معنوں میں دنیا پاکستان بن جائے۔ اور قلوب انسانی پر رب السموات والارض کی حکومت کا تسلط ہو۔ و آخر دعوانا

زندگی کا مقصد

فرمایا! یاد رکھو! جس جگہ اعلیٰ درجہ کی محبت اور الفت ہوتی ہے۔ وہ ادنیٰ درجہ کی محبتوں کو مٹا دیتی ہے۔ اور انسان ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے بشاشت اور صدق نیت سے تیار ہو جاتا ہے۔ ہمارے سامنے بھی ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ جو ہم پر عائد ہوتی ہے۔ خدا کے نام کو دنیا میں بلند کرنا اور اس کی توحید کو دنیا کے کونہ کونہ میں بلکہ انسانی قلب کے گوشہ گوشہ میں قائم کر دینا ہماری زندگی کا اولین مقصد ہے۔

تبلیغ کے اس اہم فریضہ کے لئے تحریک جدید کا اجراء ہوا ہے۔ تحریک جدید کا ایک ایک پیسہ صرف تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت پر خرچ ہوتا ہے۔ اور ہو گا اور جاری شدہ سنٹرز یا تیاری کرنے والے مبلغین کے اخراجات کی ادائیگی آپ کے وعدوں کی ادائیگی پر ہے۔ ادھر یہ سال بھی قریباً ختم کے آ گیا ہے۔ اس لئے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم میں وعدہ کرنے والے مجاہدین کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے وعدے جلد سے جلد ادا کریں۔ حتیٰ کہ ۲۹ رمضان المبارک کی دوپہر سے قبل اپنے وعدے پورے کر لیں۔ تاکہ اُن کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش ہو جائیں۔

پیش ہونے والی فہرست تیار ہو رہی ہے۔ آپ یہ نوٹ پڑھتے ہی اپنا وعدہ پورا کریں نیز جماعتیں امداد غرباء کی رقم بھی ساتھ ہی ارسال فرماویں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

خلاصہ رپوٹ ہائے تبلیغی

لاہور

(۱) مولوی عبد القادر صاحب مبلغ حلقہ لاہور اپنی تبلیغی رپورٹ ۱۶ لغایت ۳۱ جولائی میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں دو ٹریکٹ لکھے گئے۔ اور مختلف حلقہ جات میں تقسیم کرائے گئے۔ نیز محلہ میں تبلیغ کے لئے احمدیہ لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا۔ تقریباً ۲۵ پچیس افراد کو بذریعہ ملاقات پیغام حق پہنچایا۔ نیز روزانہ درس قرآن مجید دیا جاتا رہا۔

بہار

مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ حلقہ بہار اپنی تبلیغی رپورٹ یکم لغایت ۳۱ جولائی میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں دو مقامات کا دورہ کیا۔ ایک لیکچر دیا۔ چھ آدمیوں کو بذریعہ ملاقات پیغام حق پہنچایا روزانہ درس تفسیر کبیر دیا جاتا رہا۔ ایک شخص کو تبلیغی نوٹ لکھائے۔

بمبئی

حکیم محمد الدین صاحب مبلغ حلقہ بمبئی اپنی تبلیغی رپورٹ ۷ لغایت ۳۱ جولائی میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۵ مقامات کا دورہ کیا۔ چار لیکچر دیئے اور متعدد افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ روزانہ درس تفسیر کبیر دیا جاتا رہا۔ بارہ احباب کو تبلیغی نوٹ لکھوائے

بنگال

سید اعجاز احمد صاحب مبلغ حلقہ بنگال اپنی تبلیغی رپورٹ از یکم تا ۳۰ جون میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں چار حلقہ جات کی انجمنوں کا دورہ کیا گیا۔ آٹھ لیکچر دیئے گئے۔ ایک کامیاب مناظرہ کیا گیا۔ ۱۸۰ افراد کو بذریعہ ملاقات پیغام حق پہنچایا گیا۔ ایک صاحب بیعت کر کے شامل سلسلہ عالیہ ہوئے۔ پانچ احباب کو تبلیغی نوٹ لکھائے گئے۔ قرآن کریم کا درس دیا گیا۔ ۲۹ جون کو بوگرہ کے مشن ہال میں سیرت النبی صلعم کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ حاضرین میں تمام اقوام کے معززین شامل تھے۔ حاضری بکثرت تھی۔ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دہلی

مولوی البشیر احمد صاحب مبلغ حلقہ دہلی اپنی تبلیغی رپورٹ ۱۶ لغایت ۳۱ جولائی میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں چار حلقہ جات کا دورہ کیا۔ دو لیکچر دیئے۔ ۲۵ افراد کو بذریعہ ملاقات پیغام حق پہنچایا۔ روزانہ درس تفسیر کبیر دیا جاتا رہا۔

پونچھ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ حلقہ دہلی اپنی تبلیغی رپورٹ ۱۶ لغایت ۳۰ جولائی میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ہیڈ کوارٹر میں قیام کیا۔ چار لیکچر دیئے۔ دو اشخاص سے تبادلہ خیالات ہوا۔ ۱۲ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ درس قرآن کریم دیا جاتا رہا۔ دو احباب کو تبلیغی نوٹ لکھائے

حلقہ بہار

قریشی افضال احمد صاحب مبلغ حلقہ بہار اپنی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ ۲۹ جون کو سیرت النبی صلعم کا جلسہ محلہ رہ لورہ بھاگل پور میں منعقد کیا گیا۔ جس میں شہری معززین نے شمولیت کی۔ علاوہ احمدی احباب کے غیر احمدی احباب بھی بکثرت شامل ہوئے۔ دو غیر احمدی احباب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے بارہ میں تقریریں بھی کیں۔ پانچ احباب کو بذریعہ ملاقات پیغام حق پہنچایا۔ جماعت کی تربیت کی کوشش کی گئی۔

کریام

عبدالغنی صاحب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ کریام اپنی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں دیوان خانہ گل محمد صاحب میں انفرادی طور پر تین احباب کو تبلیغ کی گئی۔ موجودہ ملکی شورش کے باعث دیگر اقوام کے لوگ تبلیغ سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ تبلیغ میں دقتیں پیدا ہو رہی ہیں:۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

مجالس بیرونجات کے اطفال کا

"ہمارا رسول" کے امتحان کا نتیجہ

سال رواں کے اس دوسرے امتحان میں مکرم شمیم احمد صاحب شمیم ناسنور کشمیر ۴۹/۵۰ نمبر لیکر اوّل اور محمود احمد صاحب دار الرحمت ۴۸/۵۰ نمبر لیکر دوم رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

۱۴۳ اطفال اس امتحان میں شامل ہوئے جن میں سے ۱۳۱ کامیاب ہوئے نتیجہ ۹۲ فی صدی رہا۔ بیرونجات کی تیرہ مجالس کی طرف سے ۶۰ اطفال امتحان میں شامل ہوئے گذشتہ امتحان میں بیرونجات کی مجالس میں سے صرف ۱۴ بچوں نے حصہ لیا تھا۔ الحمد للہ کہ ہمارا یہ قدم پچھلے قدم سے آگے ہے۔ لیکن ہماری یہ رفتار تسلی بخش نہیں مربیان اصحاب سے اُمید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی مساعی کو اور زیادہ تیز کریں گے اور آئندہ کے امتحان میں اس سے بہت زیادہ تعداد میں بچوں کو شامل کریں گے انشاء اللہ

نوٹ:۔ اخبار میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے مجالس مقامی کا نتیجہ شائع نہیں کیا جا سکا۔ آئندہ امتحان کے لئے کتاب اخلاق احمد مقرر کی جاتی ہے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نام اُمیدوار — نمبر حاصل کردہ

دہلی

- مجید احمد خاں ۲۴/۵۰
- سید خلیل احمد ۳۰
- اعجاز احمد ۲۹
- سید مبشرات احمد ۳۴
- رشید احمد خان ۳۷
- محبوب احمد ۴۱
- رفیق احمد اوّل ۱۷
- رفیق احمد دوئم ۱۸
- حمید احمد ۴۲
- محمد اسلم خان ۲۹
- سید رفیع احمد ۳۶
- مرزا انور بیگ ۳۵
- رفاقت اللہ خان ۳۱

انبالہ شہر

- محبوب احمد ۳۰/۵۰
- منظور احمد ۴۳
- عبدالرشید ۴۵
- فضل احمد ۳۹
- منصور احمد ۲۳
- عبدالحمید ۳۵
- عبدالشکور ۳۳
- نثار احمد ۴۰

گوجرانوالہ

- عبدالحفیظ ۲۴
- محمد اکرام ۳۴
- میاں سعید احمد ۴۴
- عبدالرشید ۴۱
- عبدالماجد ۳۶

کراچی

- طاہر احمد ۳۸
- افتخار احمد ۳۸
- مرزا عطاء الرحمٰن بیگ ۳۵
- شفیق احمد خان ۲۸

علی گڑھ

- خالد اے۔ بٹ ۳۹
- ہمایوں اختر بٹ ۴۴

محمود آباد سٹیٹ

- عبدالرشید ولد دین محمد ۱۷
- رشید احمد ولد غلام محمد ۱۷
- حمید احمد " ۱۷
- طاہرہ بیگم ۱۷
- عبدالسمیع ۱۷
- عبدالرشید ولد ماسٹر عبدالمجید ۳۲

سکندرآباد دکن

- محمد صلاح الدین ۲۷
- راشد محمد ۳۵
- منصور احمد ۲۵

پہاڑ گنج دہلی

- حفیظ الرحمٰن قمر ۳۲
- امۃ الحفیظ ۴۱
- امین الرحمٰن منیر ۳۴

چک ۴۷ جنوبی سرگودھا

- منور احمد ۳۳
- غلام احمد ۳۲
- رشید احمد ۲۷

ناسنور۔ کشمیر

- شمیم احمد شمیم ۴۹/۵۰ اوّل
- سعید احمد ڈار ۴۰
- برکات احمد ۲۵

چک ۹۱۰۸ Q.R ملتان

- ظفر احمد ۴۵
- عبدالرشید ۴۴

سیالکوٹ چھاؤنی

- چودھری ذوالفقار احمد ۳۹

لنڈشادن

۱۷

- سعید احمد احمدی ۲۶
- فیض اللہ بیروی ۴۳

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں:۔

درخواست دُعا

جیسا کہ الفضل میں ایک شائع شدہ مضمون کے ذریعہ سے احباب جماعت کو علم ہو چکا ہے محمد آباد اسٹیٹ میں جو تحریک جدید کی جائداد ہے گندم کی بٹائی کے موقعہ پر کارکنان اور سندھی مزارعین اور ان کے اعزاء کے درمیان جو اس ہنگامہ کے وقت انہوں نے جمع کئے تھے ایک جھگڑا پیدا ہو گیا ہے جس میں کئی آدمیوں کو سخت زخم آئے اور جس کے نتیجہ میں ایک عورت کی موت بھی واقع ہو گئی۔ پولیس نے دونوں فریق کا چالان کر کے گرفتاریاں کی ہیں۔ ہمارے گیارہ آدمی جن میں سے دس کارکنان اسٹیٹ اور ایک احمدی مزارع ہیں گرفتار ہیں۔ مقابلہ میں کمیونسٹ اور کانگرسی لیڈر ہیں جو دینی شکست خوردہ ذہنیت کی وجہ سے اب مسلمانوں میں افتراق و انشقاق پیدا کر رہے ہیں۔ اور اس غرض کے حصول کے لئے انہوں نے سندھی اور پنجابی۔ زمیندار وکسان کا سوال پیدا کر کے ملک میں ایک فساد کی بنیاد رکھدی ہے اور اس میدان کو سر کرنے کے لئے انہوں نے مسلم لیگ کے مخالف اور ان لوگوں کو چنا ہے جنہوں نے گذشتہ الیکشنوں میں شکست فاش کھائی تھی۔ اور اب بدنامی کے اس داغ کو دور کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

سو میں نہایت دکھ کے ساتھ تمام احباب جماعت سے عموماً اور حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خصوصاً درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے ان مظلوم بھائیوں کے لئے دعا فرمادیں۔ جو سلسلہ کے اموال کی حفاظت کی وجہ سے اس تکلیف میں پڑے ہوئے ہیں۔ سب دوست محض احمدی ہیں اور اکثر ایسے ہیں جنہوں نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محض خدا تعالیٰ کے دین کیلئے اپنی زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں امید ہے کہ سب دوست ان بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ خاکسار

تبتیس ۳۲ افراد نے بیعت کی

صیغہ مقامی تبلیغ کے مبلغین حسب سابق تبلیغی دورہ میں مشغول رہے اس کے بعد حسب ارشاد انچارج صاحب بیعت دیہاتی مبلغین کو ریفریشنگ کورس کے لئے قادیان بلالیا۔ مقامی تبلیغ کے مبلغین اپنے اپنے حلقہ جات میں مصروف تبلیغ ہیں۔

موجودہ وقت میں علاقہ کے لوگ بہت گھبراہٹ میں ہیں۔ اور ایک قسم کی افراتفری علاقہ میں پڑی ہوئی ہے۔ اس لئے لوگ آج کل زیادہ انہیں باتوں میں لگے ہوئے ہیں۔ تاہم مبلغین لوگوں کو توجہ دلا رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں کیسی شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۳۲ افراد جماعت میں شامل ہوئے۔ بیعت کرنے والوں میں ایک بہت بڑے پادری بھی ہیں۔ جو علاقہ ہذا کے رہنے والے ہیں۔ اور ہندو قوم سے عیسائی ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ ان کے بیٹے نے بھی احمدیت میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ احباب جماعت ان تمام نو مبائع کی استقامت اور مبلغین کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ خاکسار احمد خاں نسیم انچارج مقامی تبلیغ قادیان

مشرقی پنجاب میں قتل و غارت

مسلم اخبارات کا مطالبہ!

لاہور ۹ اگست - لاہور کے پانچ مسلم روزناموں کے ایڈیٹروں نے ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ مشرقی پنجاب کے دیہاتی علاقوں میں کئی روز سے منظم غنڈہ گردی جاری ہے جو اب ناقابل برداشت ہو گئی ہے۔ ان اضلاع کی سرکاری مشینری اقلیتوں کے مال و جان اور عزت و آبرو کی حفاظت کرنے میں قطعاً ناکام رہی ہے۔ ہم لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں مداخلت کریں۔ اور بے گناہ مردوں عورتوں اور بچوں کے قتل عام کو روکیں۔

بیان میں صوبہ مسلم لیگ کے لیڈروں سے بالخصوص خان افتخار حسین آف ممدوٹ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ مناسب اقدام کریں۔ اور پنجاب کے ہندو سکھ راہنماؤں پر واضح کر دیں کہ اگر اس منظم غنڈہ گردی کو نہ روکا گیا تو اس کا ردعمل بے حد خطرناک ہوگا۔

مسلمان اخبارات کی طرف سے اس سلسلے میں مسٹر محمد علی جناح۔ اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو بھی تار بھیجے گئے ہیں۔

پاکستان کی مرکزی حکومت

سات وزیروں پر مشتمل ہوگی

کراچی ۱۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی مرکزی حکومت سات وزراء پر مشتمل ہوگی۔ موجودہ پانچ وزیروں کے علاوہ دو نئے وزیر اور شامل کئے جائیں گے۔ خیال ہے کہ ان نئی جگہوں پر بنگال کے وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی اور حیدر آباد کے سابق وزیر مالیات مسٹر غلام محمد کا تقرر عمل میں لایا جائے گا۔ اس سلسلے میں ۱۵ اگست کے بعد گورنر جنرل کی حیثیت سے مسٹر جناح ایک اعلان کریں گے۔

صوبہ سرحد میں جشن پاکستان

پشاور ۹ اگست گورنمنٹ ہاؤس سے اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۵ اگست کی صبح کو کننگھم پارک میں پاکستان کے جھنڈے کو سلامی دینے کی رسم ادا کی جائے گی۔ آٹھ بجے صوبہ کے نئے گورنر ایک جلوس کی صورت میں آئیں گے۔ اس کے بعد پاکستان کا جھنڈا لہرایا جائے گا۔ اور فوج سلامی کی رسم ادا کرے گی۔

پاکستان آئین ساز اسمبلی کے نام

امریکہ کے وزیر خارجہ کا پیغام

واشنگٹن ۱۰ اگست مسٹر جارج مارشل وزیر خارجہ امریکہ نے صدر پاکستان آئین ساز اسمبلی کے نام ایک پیغام ارسال کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ امریکی قوم پاکستان کی نئی قوم سے گہری دلچسپی لے رہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ پاکستان اسمبلی کے ارکان نے آج جس کام کا آغاز کیا ہے اسے خاطر خواہ طور پر سرانجام دیں گے۔ اور ایک ایسا بے نظیر آئین وضع کریں گے جو ایک نئی قوم کی سیاسی اور سوشل ترقی کا موجب ہوگا۔ نہ صرف امریکہ بلکہ دنیا کی دیگر تمام امن پسند اقوام بھی پاکستان اسمبلی کے متعلق نیک خواہشات رکھتی ہیں۔

پاکستان ریڈیو

کراچی ۹ اگست۔ ۱۵ اگست کی تقریب پر خبریں اور دیگر پروگرام کے نشر کرنے کا عارضی انتظام کر لیا گیا ہے۔ یہ خبریں اور پروگرام ۲۰۰ میٹر اور ۲۸۶ میٹر پر نشر ہوں گی۔

میں سارے ہندوستان کا باشندہ ہوں

(مسٹر گاندھی)

پٹنہ ۹ اگست کل شام مسٹر گاندھی نے پٹنہ یونیورسٹی کے احاطے میں پرارتھنا سے قبل تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں پاکستان اور ہندوستان پر مشتمل ملک یعنی سارے ہندوستان کا باشندہ ہوں۔ اور اگر ہر شہری یہی خیال کرے کہ وہ سارے ہندوستان کا باشندہ ہے تو پھر تقسیم ہند تقسیم نہیں رہے گی۔ مسٹر جناح بھی اگرچہ ہندوستان کے باشندے ہیں۔ لیکن پاکستان میں اسی نظریے کے ماتحت چلے گئے ہیں تا وہاں کے لوگوں کی خدمت کریں۔

دنیا کی تاریخ — کا — اہم ترین دن

مسٹر نہرو کی تقریر

نئی دہلی ۱۰ اگست۔ آزادی کا ہفتہ منانے کے سلسلے میں کل شام ایک پبلک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر نہرو نے کہا کہ ۱۵ اگست کا دن ہندوستان یا ایشیا کی تاریخ میں ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کی تاریخ میں ایک اہم ترین دن ہے۔ آپ نے کہا یہ دن آمرانہ نظام کے اس دور کے خاتمے کا دن ہے کہ جس کی بنیاد آج سے ڈیڑھ سو سال قبل برطانیہ نے رکھی تھی۔ آزادی ہند کے اعلان سے اتلاف حقوق کا وہ پر فریب طریق جس کو اختیار کرنے میں برطانیہ نے پہل کی تھی اور جس کی پیروی یورپین اقوام نے بھی کی بہت حد تک عملاً بند ہو جائے گا۔

مسٹر نہرو نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ انڈونیشیا کی کامیابی کا انحصار ان کی اپنی طاقت پر ہوگا۔ لیکن میں اس امر کی اچھی طرح وضاحت کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہم ایشیائی ممالک میں غیر ممالک کی افواج کی نقل و حرکت کبھی بھی برداشت نہیں کریں گے۔

مسٹر جناح پاکستان دستور ساز اسمبلی کے صدر ہوں گے

کراچی ۱۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح پاکستان دستور ساز اسمبلی کے صدر منتخب کئے جائیں گے۔ وہ بیک وقت پاکستان ڈومینین کے آئینی لحاظ سے مدار المہام بھی ہوں گے اور دستور مرتب کرنے والی مجلس کی صدارت کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔ مسٹر جناح کے انتخاب کے سلسلے میں دستور ساز اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے سامنے ایک ریزولیوشن پیش کیا جائیگا۔ متعدد قراردادوں میں سے ایک قرارداد کے ذریعے پاکستان کے قومی جھنڈے کی تعیین کا فیصلہ کیا جائیگا۔

پاکستانی حکومت کو آچاریہ کرپلانی کی دھمکی

سکارپور ۱۰ اگست۔ کانگرس کے صدر مسٹر آچاریہ کرپلانی نے ۸ اگست کو ایک بڑے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر دو کروڑ ہندو پاکستان میں شامل ہیں تو ساڑھے چار کروڑ مسلمان بھی ہندوستان میں شامل رہیں گے۔ اس لئے پاکستان حکومت کے واسطے ہندوؤں سے ناروا سلوک کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ آپ نے اس بات کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ کانگرس جوابًا تو اقدام کرنے کی قائل نہیں۔ لیکن بعض غلطیوں کے ردعمل کا ظہور ناگزیر ہوگا۔

پاکستان کے محکمہ ٹیلیفون کا افتتاح

کراچی ۹ اگست۔ آج پاکستان کے محکمہ ٹیلیفون کی رسم افتتاح عمل میں لائی گئی۔ اس محکمہ نے کراچی سے لاہور بمبئی کلکتہ اور دہلی وغیرہ ۸ شہروں کے ساتھ ٹرنک ٹیلیفون کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ سردار عبد الرب نشتر وزیر مواصلات نے اس موقعہ پر تقریر کی۔

مشرقی بنگال کا گورنر

نئی دہلی ۹ اگست معلوم ہوا ہے کہ سر ایف۔ سی بورن کو مشرقی بنگال (مسلم) کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ ۱۹۲۸ء میں لاہور کے ڈپٹی کمشنر رہ چکے ہیں۔

پانڈیچری میں ہزار اشخاص کی گرفتاری

پیرس ۱۰ اگست۔ فرانسیسی پریس ایجنسی کی اطلاع کے مطابق فرانسیسی حکام نے پانڈیچری میں ۵۹ اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ لوگ شہر کے بازاروں میں فرانسیسی حکومت کے خلاف مظاہرے کرتے ہوئے "ہندوستان چھوڑ دو" کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ یاد رہے کہ آجکل فرانس کے ہندوستانی مقبوضات میں تحریک آزادی نے بہت زور پکڑا ہوا ہے۔ اور حکومت کے خلاف مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔ جن میں یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ فرانسیسی ہندوستان کو خالی کر دیں۔